سنّی کانفرنس ملتان یا "شیعہ کانفرنس"

مولانا محمد اسحاق سندیلوی صدیقی۔ کراچی

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرۂ خون نہ نکلا

سنّت سے دور سنیت کے دعویداروں کی طرف سے ملتان میں سنّی کانفرنس کے نام سے ایک اجتماع کرنے کا پروپیگنڈا بہت دنوں سے ہو رہا تھا۔ بہت سے لوگ یہ توقع لگائے ہوئے تھے کہ اس کانفرنس میں اہلسنت کی فلاح و بہبود کا کوئی مناسب پروگرام پیش کیا جائیگا۔ قیام پاکستان کی ابتدا سے لیکر اب تک ان کے جو حقوق پامال ہوتے رہے ان کی تلافی اور ان کے منصوبہ حقوق کی بازیابی کے لئے کوئی موثر کوشش کی جائے گی۔ اسلام یعنی دین اہل سنّت کو جو خطرات درپیش ہیں ان سے تحفظ کے لئے کوئی خاکہ تیار کیا جائے گا۔ اور اہل سنت کے درمیان اتحاد و اتفاق اور اخوت و مودّت پیدا کرنے کی مبارک سعی کی جائے گی۔ مگر " اے بسا آرزو کہ خاک شدہ "

کانفرنس منعقد ہوئی، سنیوں کے درمیان افتراق اور فساد پیدا کرنے والی تجویزیں منظور ہوئیں۔ مگر ان سب میں ملّت اہل سنّت والجماعت کا مدعا عنقا ہی رہا۔ نظام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ مگر صدیق اکبر یا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا نام بھول کر بھی زبان پر نہ آیا۔ حالانکہ نظام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عملی نمونہ تو انہی حضرات کا قائم کردہ نظام تھا۔ مسئلہ تو یہی ہے کہ امت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کی کیا صورت ہے جبکہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں۔؟ اس کے لئے آنحضورؐ کے اوّلیں خلفاء اور شاگردوں کا طرز عمل سامنے رکھنا اور اسکی پیروی کرنا ناگزیر ہے۔ بطور مثال عرض ہے کہ ایک ماہر یگانۂ روزگار مصوّر کچھ تصویریں تیار کرتا ہے۔ جو اپنی خوبی میں بے نظیر اور اس کے کمال کا نمونہ ہیں اس کے ساتھ کچھ اصول مصوّری بھی بتاتا ہے۔ اس کے بعد دنیا سے اٹھ جاتا ہے۔ یقینی بات یہ کہ اس کے بعد جو شخص تصویر کشی میں اسکی تعلیم پر عمل کر کے کمال حاصل کرنا چاہے اس کے لئے اسکی بنائی ہوئی تصویریں سامنے رکھنا لازم ہے۔ ان تصویروں کو دیکھے بغیر

نہ اس کے کمال کا کوئی اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ اسکی تعلیم کی پیروی ہو سکتی ہے۔ اس مثال سے عیاں ہے کہ صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نمونہ سامنے رکھے بغیر نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنا بھی غیر ممکن ہے۔ چہ جائیکہ اس پر عمل کرنا۔ اہل سنّت والجماعت کا مطلب ہی یہی ہے کہ یہ وہ جماعت ہے جو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر جماعت صحابہؓ کی تشریح وتعمیل کے مطابق کرتی ہے۔ مگر اس کانفرنس میں جس کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ "سنی" کا لقب تیرھویں صدی کے ایک نوزائیدہ گروہ کے لئے "پیٹنٹ" کرائے۔ خلفاء راشدین اور ان کے نظام حکومت و خلافت کا نام لینے سے ہی گریز کیا گیا۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ "سنیت" کی یہ کونسی قسم ہے جو جماعت صحابہؓ سے بے نیاز ہو کر بھی "سنیت" ہی رہتی ہے۔؟ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ شیعہ تو ڈنکے کی چوٹ یہ کہیں کہ ہم خلفاء راشدینؓ کا نظام خلافت قبول کرنے کو تیار نہیں، بلکہ ہمیں ان کا تذکرہ بھی گوارا نہیں اور سنی کانفرنس جو بڑے طمطراق کے ساتھ منعقد کی گئی تھی، یہ کہنے کی جرأت نہ کرے کہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کا طرز حکومت و خلافت نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی تفسیر ہے۔ اور ہم اسی کو قائم کرنا چاہتے ہیں، شیعوں کی اس دلداری و فرمانبرداری کی آخر کوئی وجہ تو ہے۔؟

مجرمانہ سکوت بے محل اور اغماض بے جا سے شیعوں کی تائید کرنے کے ساتھ حقوق اہل سنّت کو بھی بھلا دینے کی کوشش کی گئی۔ کانفرنس کے لیڈروں اور خطباء نے اوقاف کے ان سنی منتظمین کو ہٹانے کا مطالبہ تو کیا جو قبر پرستی کو شرک اور بت پرستی کے مترادف سمجھتے ہیں۔ تاکہ اوقاف کی آمدنی پر ہاتھ صاف کرنے میں سہولت ہو۔ مگر سنی اوقاف پر سے شیعوں کا قبضہ ہٹانے کے لئے ایک لفظ بھی نہ کہا گیا۔ اس بدیہی اور خطرناک حقیقت کو بھی دیدہ و دانستہ نظر انداز کیا گیا کہ حکومت میں اس وقت پانچ شیعہ وزیر ہیں۔ اور اہم ترین محکمے انہی کے ہاتھ میں ہیں۔ ملازمتوں میں بھی کلیدی عہدوں پر بتعداد کثیر شیعہ ہی قابض ہیں۔ حالانکہ شیعوں کی تعداد پاکستان میں بمشکل دو فیصد ہے۔ اہلسنت کی اس حق تلفی اور حکومت کی اس غیر منصفانہ اور خطرناک شیعہ نوازی کے متعلق سکوت کی کیا وجہ ہے۔؟ سنیت کی اجارہ داری کے یہ دعویدار اس سوال کا جواب دیں۔ اور ان سیدھے سادھے عوام اہل سنّت کو جنہیں ان قائدین اور علماء نے غلط فہمی میں مبتلا کر کے جمع کر لیا تھا، ان داعیوں سے اس سوال کا جواب طلب کرنا چاہئے۔

واقعہ یہ ہے کہ یہ مدعیان "سنیت" قیامت تک اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ اس لئے کہ درحقیقت سنی کانفرنس کے نام سے ملتان میں جو ڈرامہ کھیلا گیا اس کے ہدایت کار شیعہ ہی تھے۔ اور یہ کانفرنس دراصل شیعہ کانفرنس بصورت سنی کانفرنس تھی۔ شرکاء نے تو بچشم خود دیکھا کہ شیعوں کے ممتاز افراد اس کے انعقاد و انتظام میں نمایاں حصہ لے رہے تھے اور اس کے اجلاس میں باقاعدہ شریک ہوتے رہے۔ انکی دلچسپی کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیم کی بناء پر اہل سنّت کو نقصان اور تکلیف پہنچانا کار ثواب سمجھتے ہیں اور اس سے انہیں بے پایاں مسرت حاصل ہوتی ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ قیام پاکستان کی ابتداء سے شیعہ اسے شیعہ سلطنت بنانے کا خواب دیکھ رہے۔

ہیں اور اس کے لئے برابر کوشاں ہیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے بیرونی ملکوں اور یہود کے ساتھ ۔ سازشیں کیں، اور انہی سازشوں کے ذریعہ مشرقی پاکستان کو الگ کروایا اہلِ سنت کی خونریزی کرا کے اپنا کلیجہ ٹھنڈا کیا۔

بھٹو کا دور شیعی دور تھا۔ اور شیعوں کے خواب مذکور کی تعبیر کامل طور پر ظاہر ہونے والی تھی۔ کہ اس کا تختہ الٹ دیا گیا۔ اور اہلِ سنت میں شیعیت کے خلاف کچھ بیداری کے آثار نظر آئے۔ یہ دیکھ کر شیعوں نے اپنے زرخرید سنی نما پیروں اور لیڈروں کو آواز دی اور انہیں اہلِ سنت کے درمیان افتراق پیدا کرنے ۔ اور سنیوں کی توجہ اپنی طرف سے ہٹانے کے لئے تخریبی تدبیروں میں لگا دیا۔ "سنی کانفرنس ملتان" اور اس قسم کے دوسرے اقدامات جو شیعوں کے آلۂ کار ان "سنی" رہنماؤں کیطرف سے ہو رہے ہیں۔ اسی سازش اور اسی مقصد کے ماتحت ہو رہے ہیں۔

سنی بھائیوں سے التجا ہے کہ وہ سمجھ سے کام لیں اس سبائی جال میں پھنسنے سے بچیں اور حالات پر غور کر کے صحیح قدم اٹھائیں۔

بقیہ مولانا عبدالہادی دین پوری

دین پور شریف جسم کی تو یہ پہلی حاضری تھی مگر دل تو وہاں بار بار گیا پھر ایک دن ایسا آیا کہ اخبار پڑھتے ہوئے اچانک ایک خبر سے ایک جھٹکے کا احساس ہوا۔ یہ خبر وہی تھی جسے میں پڑھنا اور سننا نہ چاہتا تھا مگر مشیت ہماری چاہت کی پابند تو نہیں ہو سکتی۔ اللہ والے اپنی چاہت کو مشیت کا پابند بنا لیتے ہیں اور پھر ساری عمر تشکر کے احساس سے بھیگے رہتے ہیں۔ مگر میں تو گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوں میرا یہ حال کیسے ہو مجھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بیدم وارثی کا یہ شعر میرے دل کو چیر کر نکل گیا ہو ؎

وہ اٹھے جھٹک کے دامن میرے دستِ ناتواں سے اسی دن کا آسرا تھا مجھے مرگ ناگہاں سے

اب ان کی باتیں بھی ان کے ساتھ جا چکی ہیں ہم تو ان کے ذکر کے ساتھ اپنے لختِ لخت دل کو بہلاتے رہتے ہیں ان کی باتیں ان کی محبتیں ان کے ساتھ رخصت ہو گئیں ہم تو اپنی لگن کے ساتھ ان کی باتیں کر رہے ہیں اور کر بھی کیا سکتے ہیں ایک حقیر انسان کے بس میں کیا ہے ؎

ہم بات کر رہے ہیں تو اپنی لگن کے ساتھ وہ بات کوہکن کی گئی کوہکن کے ساتھ

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
حَقَّ تُقٰتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ
إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

O ye who believe! Fear God as He should be feared, and die not except in a state of Islam. And hold fast, all together, by the Rope which God stretches out for you, and be not divided among yourselves.

PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED